سُوْرَةُ الْجِنِّ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اسکی اٹھائیس آیات اور دو رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۱۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ
اے پیغمبر لوگوں سے) کہدو کہ میرے پاس وحی آئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت

فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ(۱)
نے (اس کتاب کو) سنا تو کہنے لگے کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا (۱)

يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ
جو بھلائی کا رستہ بتاتا ہے سو ہم اس پر ایمان لے آئے اور ہم اپنے

نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ(۲)
پروردگار کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گے (۲)

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً
اور یہ کہ ہمارے پروردگار کی عظمت (شان) بہت بڑی ہے

وَّلَا وَلَدًا ۙ(۳)
وہ نہ بیوی رکھتا ہے نہ اولاد (۳)

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَي اللّٰهِ شَطَطًا ۙ(۴)
اور یہ کہ ہم میں سے بعض بیوقوف خدا کے بارے میں جھوٹ افترا کرتا ہے (۴)

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ
اور ہمارا (یہ) خیال تھا کہ انسان اور جن خدا کی نسبت

عَلَي اللّٰهِ كَذِبًا ۙ(۵)
جھوٹ نہیں بولتے (۵)

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ
اور یہ کہ بعض بنی آدم بعض جنات کی پناہ پکڑا کرتے تھے

بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ(۶)
(اس سے) اُن کی سرکشی اور بڑھ گئی تھی (۶)

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ
اور یہ کہ اُن کا بھی یہی اعتقاد تھا جس طرح تمہارا تھا کہ

يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ(۷)
خدا کسی کو نہیں جلائے گا (۷)

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ
اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو اس کو مضبوط چوکیداروں

حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ(۸)
اور انگاروں سے بھرا ہوا پایا (۸)

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ
اور یہ کہ پہلے ہم وہاں بہت سے مقامات میں (خبریں) سننے کیلئے

فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ(۹)
بیٹھا کرتے تھے۔ اب کوئی سننا چاہے تو اپنے لئے انگارا تیار پائے (۹)

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ
اور یہ کہ ہمیں معلوم نہیں کہ اس سے اہل زمین کے حق میں برائی

تَبٰرَكَ الَّذِيْ ۲۹/۱۱

THE JINN

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Say (O Muhammad): It is revealed unto me that a company of the Jinn gave ear, and they said: Lo! it is a marvellous Qur'ān,

2. Which guideth unto righteousness, so we believe in it and we ascribe no partner unto our Lord:

3. And (we believe) that He—exalted be the glory of our Lord—hath taken neither wife nor son,

4. And that the foolish one among us used to speak concerning Allah an atrocious lie.

5. And lo! we had supposed that humankind and Jinn would not speak a lie concerning Allah—

6. And indeed (O Muhammad) individuals of humankind used to invoke the protection of individuals of the Jinn, so that they increased them in revolt (against Allah);

7. And indeed they supposed, even as ye suppose, that Allah would not raise anyone (from the dead)—

8. And (the Jinn who had listened to the Qur'ān said): We had sought the heaven but had found it filled with strong warders and meteors.

9. And we used to sit on places (high) therein to listen. But he who listened now findeth a flame in wait for him;[1]

10. And we know not whether harm is boded unto all who are in the earth, or

whether their Lord intendeth guidance for them.

11. And among us there are righteous folk and among us there are far from that. We are sects having different rules.

12. And we know that we cannot escape from Allah in the earth, nor can we escape by flight.

13. And when we heard the guidance, we believed therein, and whoso believeth in his Lord, he feareth neither loss nor oppression:

14. And there are among us some who have surrendered (to Allah) and there are among us some who are unjust. And whoso hath surrendered to Allah, such have taken the right path purposefully.

15. And as for those who are unjust, they are firewood for hell.

16. If they (the idolaters) tread the right path, We shall give them to drink of water in abundance

17. That We may test them thereby, and whoso turneth away from the remembrance of his Lord, He will thrust him into ever-growing torment.

18. And the places of worship are only for Allah, so pray not unto anyone along with Allah.

19. And when the slave of Allâh[2] stood up in prayer to Him, they crowded on him, almost stifling.[3]

أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ﴿١٠﴾

مقصود ہے یا اُن کے پروردگار نے اُنکی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے ﴿١٠﴾

وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ ۖ كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا ﴿١١﴾

اور یہ کہ ہم میں کوئی نیک ہیں اور کوئی اور طرح کے ہمارے کئی طرح کے مذہب ہیں ﴿١١﴾

وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ وَلَن نُّعْجِزَهُ هَرَبًا ﴿١٢﴾

اور یہ کہ ہم نے یقین کر لیا ہے کہ ہم زمین میں (خواہ کہیں ہوں) خدا کو ہرا نہیں سکتے اور نہ بھاگ کر اس کو تھکا سکتے ہیں ﴿١٢﴾

وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ ۖ فَمَن يُؤْمِن بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا ﴿١٣﴾

اور جب ہم نے ہدایت (کی کتاب) سنی اُس پر ایمان لے آئے تو جو شخص اپنے پروردگار پر ایمان لاتا ہے اُسکو نہ نقصان کا خوف ہے نہ ظلم کا ﴿١٣﴾

وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ ۖ فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَٰئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿١٤﴾

اور یہ کہ ہم میں بعض فرمانبردار ہیں۔ اور بعض (نافرمان) گنہگار ہیں۔ تو جو فرمانبردار ہوئے وہ سیدھے رستے پر چلے ﴿١٤﴾

وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿١٥﴾

اور جو گنہگار ہوئے وہ دوزخ کا ایندھن بنے ﴿١٥﴾

وَأَن لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَاهُم مَّاءً غَدَقًا ﴿١٦﴾

اور (اے پیغمبر) یہ (بھی) اُن سے کہہ دو کہ اگر یہ لوگ سیدھے رستے پر رہتے تو ہم اُن کے پینے کو بہت سا پانی دیتے ﴿١٦﴾

لِّنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۚ وَمَن يُعْرِضْ عَن ذِكْرِ رَبِّهِ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿١٧﴾

تاکہ اس سے اُن کی آزمائش کریں اور جو شخص اپنے پروردگار کی یاد سے مُنہ پھیرے گا وہ اُس کو سخت عذاب میں داخل کریگا ﴿١٧﴾

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ﴿١٨﴾

اور یہ کہ مسجدیں (خاص) خدا کی ہیں تو خدا کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو ﴿١٨﴾

وَأَنَّهُ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ﴿١٩﴾

اور جب خدا کے بندے (محمد) اس کی عبادت کو کھڑے ہوئے تو کافر اُن کے گرد ہجوم کر لینے کو تھے ﴿١٩﴾

اسرار و معارف

آپ ﷺ لوگوں کو بتا دیجئے کہ اللہ رب العزت نے مجھے اطلاع دی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے میری تلاوت سُنی تو کہنے لگے ہم نے عجیب قرآن سُنا ہے۔

جن جنات اللہ کی مخلوق ہیں ان کے اجسام بھی ہیں اور ارواح بھی انسانوں کی طرح مرد و عورت بھی ہیں اور نسل بھی چلتی ہے ان کی تخلیق کا غالب مادہ آگ ہے لہٰذا نظروں سے اوجھل رہتے ہیں چونکہ شیطان

بھی جنّوں میں سے تھا لہٰذا اس کی اولاد بھی جنّ ہی ہے مگر بہت زیادہ بُرے ہیں اور فرشتوں کی طرح جنات کا وجود قرآن و سُنّت کے قطعی دلائل سے ثابت ہے جس کا انکار کفر ہے۔ تفسیر مظہری میں لوگوں کے جنات سے ملنے کے واقعات بھی موجود ہیں اور "اکام المرجان فی احکامِ جآن" میں کسی قدر تفصیلی حالات ملتے ہیں جنات میں نبوت نہیں مگر وہ مکلّف ہیں اور انسانوں میں سے جو نبی ہو اس کی پیروی ان کے لیے ضروری ہے ان کا بھی حساب و کتاب ہوگا۔

مفسّرین کے مطابق کسی سفر میں آپ ﷺ نماز ادا فرما رہے تھے کہ جنات تلاش کرتے ہوئے پہنچے ان کی تلاش کا سبب آگے آرہا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت سے پہلے جنات آسمان کے قریب چلے جاتے اور فرشتوں کی گفتگو سے کچھ اندازہ لگا کر کاہنوں کو بتاتے پھر وہ باتیں جوڑ کر لوگوں کو سناتے مگر آپ ﷺ کی بعثت پر جنّوں کو اوپر جانے سے روک دیا گیا تو انہیں تلاش ہوئی کہ ضرور کوئی واقعۂ عجیب رونما ہوا ہے اِن کے مختلف گروہ مختلف سمتوں میں نکلے جن میں سے ایک وہاں پہنچا جہاں آپ ﷺ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے آپؐ تو متوجہ الی اللہ تھے پتہ نہ چلا جنّوں نے سن کر جو کہا وہ بذریعہ وحی بتلا دیا گیا چنانچہ وہی بیان ہوتا ہے کہ قرآن ایسا عجیب کلام ہے جو نیکی کا راستہ بتاتا ہے لہٰذا ہم اس پہ ایمان لے آئے اور اب کبھی اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ مانیں گے۔ قرآن سن کر علم ہوا کہ ہمارا پروردگار بہت بلند شان والا ہے اور وہ اس سے بہت بلند ہے کہ اس کی بیوی ہو اور بچّے ہوں ——— تو ہم میں سے بیوقوف لوگ ایسی جھوٹی باتیں بنا کر کہا کرتے تھے اور ہم اس لیے مان لیتے کہ ہمارا خیال تھا کہ انسان اور جنّات کم از کم اللہ رب العزت پر تو جھوٹ نہ بولیں گے اور اس پر مزید یہ کہ انسانوں نے اور گمراہ لوگوں نے جنّوں سے پناہ پکڑنا شروع کر دیا کہ "عربوں کا رواج تھا جہاں سفر میں رات ہو جاتی تو کہتے میں اس وادی کے سردار کی پناہ پکڑتا ہوں" اس پر جنات میں اور غرور بڑھا کہ ہم بہت اعلیٰ ہیں انسانوں سے افضل ہیں کہ وہ تو ہماری پناہ حاصل کرتے ہیں اور انہوں نے یہ سوچ لیا تھا کہ اب کوئی نبی مبعوث نہ ہوگا۔

شہاب ثاقب

مگر ہم جب پہلے کی طرح آسمانوں کی طرف گئے تو وہاں سخت پہرہ تھا اور انگارے برستے تھے۔ شہاب ثاقب بعثت نبوی ﷺ سے پہلے بھی تھے لیکن ممکن ہے

ان سے پہلے یہ کام نہ لیا جاتا ہو جبکہ بعثت کے بعد جنوں کو روکنے کا کام لیا جانے لگا یا کوئی خاص شعلہ نکلتا ہو جو صرف جنات و شیاطین کو روکنے کے لیے ہو۔

کہ پہلے تو ہم نے جگہیں بنا رکھی تھیں جہاں چھُپ کر آسمانِ دنیا کے فرشتوں کی کوئی نہ کوئی بات لے اُڑتے تھے مگر اب اگر کوئی سننے کی کوشش کرے تو اس پر ایک شعلہ لپکتا ہے اب ہم نہیں کہہ سکتے کہ یہ بعثتِ رسول ﷺ اہل زمین کے لیے باعثِ ہدایت ہے یا اتمامِ حجت بنے گی کہ اس کے انکار کے سبب تباہ کر دیئے جائیں۔

بیشک ہم میں بھی ہر طرح کے لوگ ہیں نیک بھی ہیں اور ایسے بھی جو نیک نہیں ہیں کہ ہم میں بھی بہت طریقے رائج تھے لیکن ہم نے جان لیا ہے کہ اللہ کے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں ہیں اور نہ کہیں اس سے بھاگ کر نکل سکتے ہیں اب جب ہمیں ہدایت کی دعوت پہنچ گئی تو ہم اس پر ایمان لے آئے اور جو کوئی بھی اللہ پر ایمان لائے گا وہ کسی کمی بیشی کا شکار نہ ہوگا کہ کوئی نیکی ضائع جائے یا کسی ناکردہ گناہ میں پکڑا جائے لیکن اس کے باوجود ہم میں اسلام قبول کرنے والے بھی ہیں اور بے راہ رو بھی مگر فائدے میں وہی ہے جس نے اسلام قبول کر لیا کہ قبول نہ کرنے والے تو دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔

کیا جنات کیلئے جنّت ہے

یہاں کافر جنّوں کے لیے دوزخ کا وعدہ ہے مگر کہیں بھی صراحت سے مُسلمان جنّوں کے لیے جنت کی بشارت نہیں لہٰذا امام ابوحنیفہؒ سمیت بہت سے سلف کا یہ ارشاد ہے کہ جنّ کے لیے اجر یہ ہے کہ دوزخ سے محفوظ رہے اور حساب کتاب کے بعد جانوروں کے ساتھ انہیں بھی ختم کر دیا جائے گا اسی پر کافر کہے گا کہ اے کاش! مجھے بھی مٹی کر دیا جاتا مگر ایک جماعت قائلین کی بھی ہے اور ان کے پاس بھی دلائل ہیں مگر وہ بھی جنت جانے کی بات نہیں فرماتے بلکہ اعراف ہیں یعنی دوزخ سے باہر اور جنت سے بھی باہر جہاں ان کے لیے ٹھہرنے کے عالیشان مقامات ہوں گے۔" واللہ اعلم"

ذکر کا آخری درجہ

اگر انسان بھی (یعنی اہل مکہ) اس طرح ایمان لے آتے تو ہم ان پر دنیا کی نعمت بھی عام کر دیتے تاکہ ان کو آزمایا جا سکے اور جس نے اپنے رب کی یاد بھلا دی کہ ذکر الٰہی کا آخری

درجہ ایمان ہے پھر زبانی پھر عملی اور سب سے اعلیٰ ذکر قلبی مگر جس نے بالکل ہی فراموش کر دیا یعنی ایمان بھی قبول نہ کیا تو اسے جہنم میں داخل کیا جائے گا اور تمام سجدہ گاہیں یعنی ہر طرح کا سجدہ صرف اللہ کے لیے ہے اور کسی بھی طرح ذات یا صفات میں کسی کو اس کا شریک مت ٹھہراؤ لیکن کفار کا حال یہ ہے کہ اللہ کا مقرب بندہ اور اس کا رسول ﷺ بھی جب اللہ کی عبادت کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو الٹ پڑتے ہیں جیسے حملہ آور ہو رہے ہوں یعنی ارشادات نبوی ﷺ اور نظامِ اسلام کے خلاف کافر گٹھ جوڑ کر لیتے ہیں۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۲۰ تا ۲۸ تَبٰرَكَ الَّذِیْ ۲۹/۱۲

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۰﴾

کہہ دو کہ میں تو اپنے پروردگار ہی کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں بناتا ﴿۲۰﴾

20. Say (unto them, O Muhammad): I pray unto Allah only, and ascribe unto Him no partner.

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾

یہ بھی کہہ دو کہ میں تمہارے حق میں نقصان اور نفع کا کچھ اختیار نہیں رکھتا ﴿۲۱﴾

21. Say : Lo! I control not hurt nor benefit for you.

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾

یہ بھی کہہ دو کہ خدا کے عذاب سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ اور میں اس کے سوا کہیں جائے پناہ نہیں دیکھتا ﴿۲۲﴾

22. Say : Lo! none can protect me from Allah, nor can I find any refuge beside Him.

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ﴿۲۳﴾

ہاں خدا کی طرف سے (احکام کا) اور اسکے پیغاموں کا پہنچا دینا (ہی) میرے ذمے ہے۔ اور جو شخص خدا اور اسکے پیغمبر کی نافرمانی کریگا تو ایسوں کیلئے جہنم کی آگ ہے ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ﴿۲۳﴾

23. (Mine is) but conveyance (of the truth) from Allah, and His messages; and whoso disobeyeth Allah and His messenger, lo! his is fire of hell, wherein such dwell for ever:

حَتّٰۤی اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ﴿۲۴﴾

یہانتک کہ جب یہ لوگ وہ (دن) دیکھ لینگے جسکا انسے وعدہ کیا جاتا ہے تب انکو معلوم ہو جائیگا کہ مددگار کس کے کمزور اور شمار کس کا تھوڑا ہے ﴿۲۴﴾

24. Till (the day) when they shall behold that which they are promised (they may doubt); but then they will know (for certain) who is weaker in allies and less in multitude.

قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿۲۵﴾

کہہ دو کہ جس (دن) کا تمسے وعدہ کیا جاتا ہے میں نہیں جانتا کہ وہ (یعنی) قریب آنیوالا ہے یا میرے پروردگار نے اسکی مدت دراز کر دی ہے ﴿۲۵﴾

25. Say (O Muhammad), unto the disbelievers) : I know not whether that which ye are promised is nigh, or if my Lord hath set a distant term for it.

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾

(وہی) غیب (کی بات) جاننے والا ہے اور کسی پر اپنے غیب کو ظاہر نہیں کرتا ﴿۲۶﴾

26. (He is) the Knower of the Unseen , and He revealeth unto none His secret,

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

ہاں جس پیغمبر کو پسند فرمائے تو اس (کو غیب کی باتیں بتا دیتا اور اس) کے آگے اور پیچھے نگہبان مقرر کر دیتا ہے ﴿۲۷﴾

27. Save unto every messenger whom He hath chosen,

and then He maketh a guard to go before him and a guard behind him.

28. That He may know that they have indeed conveyed the messages of their Lord. He surroundeth all their doings, and He keepeth count of all things.

لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَ
أَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ
عَدَدًا ﴿٢٨﴾

تاکہ معلوم فرمائے کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے پیغام پہنچا دیئے ہیں اور (یوں تو) اس نے انکی سب چیزوں کو ہر طرف سے قابو کر رکھا ہے اور ایک ایک چیز گن رکھی ہے ﴿٢٨﴾

اسرار و معارف

آپ ﷺ فرما دیجئے کہ میں صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہیں کرتا اور یہ بھی واضح فرما دیجئے کہ اللہ کی طرف سے میں تمہارے بھلے بُرے کا ذمہ دار نہیں ہوں نہ یہ فرائض نبوت میں سے ہے کہ میں بھی اللہ کی مخلوق اور اس کا بندہ ہوں خود میرے سب معاملات بھی اسی کے دستِ قدرت میں ہیں اور اس کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں ہاں میں اللہ کا رسول ﷺ ہوں اور اس کا پیغام پہنچانا میرا فریضہ ہے اور یہ بات طے ہے کہ جو اللہ کی نافرمانی کرے گا یعنی اس کے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کو قبول نہیں کرے گا اس کے لیے دوزخ کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ تڑپے گا لیکن جن بدبختوں کو توفیق ایمان نہ ہوئی وہ آپ ﷺ کے دوسرے ارشادات کب مانیں گے۔ جب آخرت کو دیکھیں گے یا وہ وعدہ عذاب جو کفر پر ہے سامنے آئے گا تو انہیں پتہ چلے گا کہ کون کمزور ہے اور تھوڑی قوت رکھتا ہے کہ کفار کا خیال تھا چند مسلمان جو کمزور سے ہیں بھلا کیا کر سکیں گے مگر انہوں نے وعدہ الٰہی دنیا میں بھی دیکھ لیا اور آخرت میں بھی دیکھ لیں گے ان سے کہہ دیجئے کہ قیامت کا وقت اللہ کے علم میں ہے اور نبیؑ کے ذمہ یہ نہیں کہ قیامت کا دن اور گھڑی بتائے۔ نہ اللہ نے اس کا حکم دیا ہے کیا خبر وہ بہت قریب ہو یا ایک مدت کے بعد ہو ہاں ہو گی یقیناً تو رہا معاملہ غیب کا وہ صرف اللہ کو حاصل ہے اور کسی پر اس کو ظاہر نہیں کرتا سوائے اپنے رسول ﷺ کے جسے چُن لیتا ہے اور اس پر بھی جو وحی آتی ہے اس میں سے سوائے نبیؑ کے کوئی نہیں جان سکتا کہ اس کے ہر طرف بھی پہرے ہوتے ہیں تاکہ سلامتی سے پہنچے اور ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور کائنات کا ہر ذرّہ اس کے شمار میں ہے۔

علمِ غیب

یاد رہے علمِ غیب خاصۂ باری تعالیٰ ہے جو بغیر کسی ذریعے اور واسطے کے جانتا ہے لہٰذا اس کی صفت ہے علمُ الغیب کہ کائنات کے ہر ذرّے میں کتنے ایٹم اور ان کے اندر کیا ہے سب جانتا ہے ہر وقت جانتا ہے اسی غیب کی نفی ہے رہی غیب کی خبر جس کا اوپر بیان ہوا ہے وہ منصبِ رسالت و نبوّت کے لیے جس قدر ضروری ہو تمام انبیاء کو نصیب ہوتی ہے اور آپ ﷺ کو کائنات میں سب سے زیادہ حاصل ہے مگر اس کے باوجود آپ ﷺ اللہ کی صفات میں شریک نہیں ہیں۔